روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲	جمعرات ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۲ جنوری ۱۹۹۲ء	نمبر ۲

ہمیشہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف منتقل ہونے کی کوشش کرو

"خدا سب سے بڑا ہے۔ اس سے بھاگ کر تم کہیں نہیں جا سکتے اور اگر تم نے کسی حالت سے کسی اور حالت کی طرف منتقل ہونا ہے تو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف منتقل ہونا چاہیئے جو چھوٹا ہے اس سے بڑے کی طرف جانا چاہیئے اور زندگی کی ہر حرکت اس غرض سے ہو کہ تم اس ذات کے قریب تر ہوتے چلے جاؤ جو اکبر ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسی پر بھروسہ نہ کر لینا۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس اب سے اقرار سچا کر لو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔

غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا۔ ظلم کو ترک کرو۔ خیانت۔ حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۹)

"حضرت داؤد زبور میں فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا۔ جوانی سے اب بڑھاپا آیا۔ مگر میں نے کبھی کسی متقی اور خدا ترس کو بھیک مانگتے نہ دیکھا اور نہ اس کی اولاد کو دربدر دھکے کھاتے اور ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

یہ بالکل سچ اور راست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ بھلا اتنے جو انبیاء ہوئے ہیں اولیاء گذرے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ بھیک مانگا کرتے تھے؟ یا ان کی اولاد پر یہ مصیبت پڑی ہو کہ وہ دربدر خاک بسر ٹکڑے کے واسطے پھرتے ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ ایک آدمی باخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا اور ان کی خود حفاظت فرماتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

اللہ تعالیٰ ہمارے جملہ قارئین اور ان کے اعزاء و اقرباء کو اور دوستوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کی ہر مشکل اپنے خاص فضل سے دور فرمائے۔ طالبعلموں کو اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے اور حصولِ روزگار کے لئے کوشش کرنے والوں کی کوششیں احسن طریق پر کامیاب کرے۔ اسی طرح مریضوں کو اپنے فضل سے صحتِ عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

کامیابی بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک نمایاں فضل ہے۔ اگر آپ کا کوئی بچہ یا عزیز کسی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرے تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ ہم اسے اخبار میں شائع کریں اور اس طرح سارے احباب جماعت آپ کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں (ادارہ الفضل)

تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا کی خاطر کرنا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"تم جو نیکی بھی کرو خدا تعالیٰ کی خاطر کرو اس سے چاہے تم سو دفعہ نیکی کرو۔ اور جن سے تم نیکی کرو۔ وہ سو دفعہ تمہاری مخالفت کریں وہ تمہارے دشمن ہو جائیں مگر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ آخر قیامت کے دن انہیں پکڑا جائیگا اور تمہارے گلے میں سو سو ہار پڑیں گے۔

پس تم میں سے کسی کو اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ تمہارے حسنِ سلوک کی کوئی قدر بھی کرتا ہے یا نہیں۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے اور وہی تمہاری نیکی کا بدلہ دے گا۔ تم نے جو کچھ کرنا ہے خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے اور خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہی اس کا اجر دے گا۔ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے۔ تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ اور ہمارا خدا ایسا ہے کہ اس نے نیکی کرنے والے کیلئے ثواب کے اتنے راستے کھولے ہیں کہ ان کی کوئی حد ہی نہیں اس لئے ایسے فعل پر کسی ... کے دل میں انقباض پیدا ہونا یا نفرت اور حقارت کا جذبہ پیدا ہونا اور دل میں گرہ پڑنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دیتا ہے تو تمہیں چڑنے کی ضرورت نہیں۔ اس گالی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا ... غرض تمہیں اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ لوگ تمہاری خدمت کو بھول گئے ہیں۔ وہ بے شک بھول جائیں جس ذات کے لئے تم نے ان کی خدمت کی تھی وہ اسے نہیں بھول سکتی۔ خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہ اس کا بہتر اجر تمہیں دے گا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲ صلح ۱۳۷۱ ۔ ۲ جنوری ۱۹۹۲ء

امن کی بحالی

ویسے تو کبھی بھی کوئی ایسا وقت نہیں ہوتا جب یہ نہ کہا جا سکے کہ دنیا کو امن کی ضرورت ہے کیونکہ امن کے بغیر نہ صرف ترقی رک جاتی ہے بلکہ انفرادی زندگی بھی اجیرن ہو جاتی ہے۔ لیکن دنیا میں امن و امان ہو تو امن کے متعلق بات ایک نظریہ ۔ یا تھیوری ۔ کے اظہار سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔ اور جب امن نہ ہو تو یہ عملی اقدامات کا متقاضی ہوتا ہے۔ اس وقت آپ دنیا کے کسی خطے پر نظر دوڑا کر دیکھئے امن کا فقدان ہے، اور صرف امن کا فقدان نہیں بلکہ امن کے متناقض حالات پائے جاتے ہیں بے چینی ہے۔ اضطراب ہے۔ ایک دوسرے کی مخالفت کے جذبات شدت پر ہیں بلکہ جنگ بھی ہے نہ مشرق سکون کی زندگی بسر کر رہا ہے نہ مغرب۔ نہ عرب میں امن و امان ہے نہ عجم میں۔ نہ گورے خوش ہیں نہ کالے، ہر طرف آپا دھاپی ہے۔ ہر طرف بے چینی ہے۔ ہر طرف حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ چین اور سکون برباد کیا جا رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی کیفیت کا ذکر فرماتے ہوئے قادیان میں منعقدہ سوویں جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا کہ ان مسائل کا حل حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب پیغامِ صلح میں بیان کیا ہے۔ نیز حضور نے فرمایا کہ اس کتاب میں بیان کردہ حقائق کو سامنے رکھ کر اور ان پر عمل کر کے جھگڑے مٹائے جا سکتے ہیں فساد دور کئے جا سکتے ہیں اور بے چینی کی حالت کو چین سے اور بدامنی کو امن سے بدلا جا سکتا ہے۔ انسان رہنمائی چاہتا ہے۔ اس کی معاشرتی زندگی ہو یا سیاسی۔ اسے حقیقی رہنمائی کی ضرورت ہے اور اگر اسے یہ رہنمائی میسر آجائے تو بسا اوقات حالات بدل جاتے ہیں۔

ہم میں سے ہر احمدی کو چاہیئے کہ پیغامِ صلح کو پڑھیں۔ اور اس کے مضامین کو خوب ازبر کرتے ہوئے اپنے ارد گرد بدامنی کی فضا کو امن میں بدلنے کی کوشش کریں۔ ہم ایسا کر سکتے ہیں اور ہمیں ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو دنیا میں اور کوئی شخص ایسا نہیں جو دنیا کا رخ امن کی طرف موڑ سکے۔ اور ہم یہ سب اس لئے کریں کہ ہم انسانیت کو دکھ میں نہیں دیکھ سکتے۔ ہم اس کے دل کا قرار بحال کرنا چاہتے ہیں ہم اس کو اللہ تعالیٰ کی عیال گردانتے ہوئے اس کی بھلائی کے خواہاں ہیں۔ اے خدا تو ساری دنیا کو۔ ساری دنیا کے ہر فرد کو امن کی نعمت عطا کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہم کسی کے خوشامدی تو نہیں
لوگ جو چاہتے ہیں کہہ ڈالیں
ہم نے اپنی ڈگر پہ چلنا ہے
ہم کو کیا آپ کی ہیں کیا چالیں

ابوالاقبال

یہ کس نے اس بلا کا زندگانی نام رکھا ہے
کہ دردِ جاوداں ہے اور فانی نام رکھا ہے

کھلا نا گُل کا ہے رسوائیِ زخمِ دلِ فطرت
ستمگاروں نے لیکن باغبانی نام رکھا ہے

بھرے ہیں طنز کے نشتر ہزاروں دلخراش اس میں
تری تقریر جس کا بے زبانی نام رکھا ہے

کبھی جوشِ جنوں میں ہو گئی ہے ایسی لغزش بھی
خرد نے جس کا اپنی ترجمانی نام رکھا ہے

جدا ہے دردمندوں کی لغت سارے زمانے سے
نگاہِ جانستاں کا مہربانی نام رکھا ہے

سنائی ہے زمانے بھر کو ہم نے اس بہانے سے
کہ اپنی ہے مگر تیری کہانی نام رکھا ہے

فضا میں بجلیاں تڑپی تھیں اتنا یاد ہے مجھ کو
اسی کی یاد کا میں نے جوانی نام رکھا ہے

مجھے حاصل ہوئے ہیں ہجر میں چند ایسے لمحے بھی
کہ جن کا میں نے وصلِ جاودانی نام رکھا ہے

کبھی تنویرؔ ٹیسیں درد کی ایسی بھی اٹھی ہیں
کہ جن کا انتہائے شادمانی نام رکھا ہے

روشن دین تنویر

سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی ترقی (ناقل) میں ممد ہو اور ایسا نمونہ نہ پیش کریں جو احمدیت کی ترقی (ناقل) میں روک بنے۔ سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آجکل یہ بات لوگوں کے منہ پر عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں یہ بات ان کی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے سچائی کے رستہ کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے ابراہیمؑ کے ان واقعات کو یاد کرو جب کہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے۔ جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ تیرے لئے کسی چیز کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔

اَبَتِ منادیٰ کے طور پر آتا ہے اور تا۔ یا کے قائم مقام ہوتی ہے۔ گویا اَبَتِ ابی کا قائم مقام ہے۔ عرب لوگ یہ دونوں لفظ استعمال کر لیتے ہیں یعنی ابی بھی کہہ دیتے ہیں۔ اور اَبَتِ بھی کہہ دیتے ہیں جو نہیں سنتا اور نہیں دیکھتا اس سے پتہ لگتا ہے کہ الٰہی صفات میں سے اہم صفات اس کا سننا اور دیکھنا ہے۔ باقی ساری صفات اس کے تابع ہیں۔ اگر سننے اور دیکھنے کی صفت اس میں نہ پائی جائے تو کوئی مشاہدہ والی دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق نہیں رہ جاتی۔ سب سے بڑی دلیل خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق یہی ہوتی ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ خدایا ہمارا فلاں کام ہو جائے اور وہ کام ہو گیا۔ جس سے پتہ لگ گیا کہ خدا موجود ہے۔ اگر اس کا سننا اور دیکھنا ثابت نہ ہو تو پھر بنی نوع انسان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ کسی غیر سے دو ہی ذریعہ سے تعلق ہو سکتا ہے یا کانوں کے ذریعہ اور یا پھر آنکھوں کے ذریعہ یا تو انسان دوسرے کی آواز سن کر پتہ لگا لیتا ہے۔ کہ اسے کوئی ضرورت درپیش ہے اور وہ اس کی مدد کے لئے پہنچ جاتا ہے۔ اور یا پھر آنکھوں سے دیکھ کر سمجھ لیتا ہے کہ فلاں شخص مصیبت میں گرفتار ہے اور وہ اس کی مدد کے لئے بیتاب ہو جاتا ہے۔ پس ایک تعلق رکھنے والا خدا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اس میں سننے اور دیکھنے کی صفت موجود ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو بتوں کے ناقابلِ پرستش ہونے کی یہی دلیل دیتے ہیں۔ کہ اے میرے باپ! تو کیوں اس کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے۔

جب یہ دونوں صفات اس میں نہیں پائی جاتیں تو اس کی عبادت کرنے کا فائدہ کیا (اور نہ وہ کسی بات میں کفایت کرتا ہے) اس کے معنے ہوتے ہیں کسی کام میں اس نے نفع نہ پہنچایا۔ اور کسی ضرورت کے موقعہ پر اس نے کفایت نہ کی۔ مثلاً اگر کسی پر قرضہ ہو اور دوسرا شخص وہ قرض اتار دے یا کوئی بیمار ہو اور دوسرا اس کے علاج کے لئے جدوجہد کرے تو وہ اس کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بوجھ کو ہلکا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ مگر فرمایا یہ بت تو وہ ہیں جو تیرے لئے کسی قسم کا بوجھ بٹانے کا موجب نہیں ہو سکتے۔ پھر ان کی عبادت کا فائدہ کیا۔ (تیرے لئے کفایت نہیں کرے) دراصل دلیل کا ایک ٹکڑا ہے جو (نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے) کے ساتھ مل کر مکمل ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کے کان ہوں۔ اور وہ دوسرے کی آواز بھی سن لے کہ دوڑو اور میری مدد کے لئے پہنچو۔ لیکن لولا لنگڑا ہو تو خالی سن لینا دوسرے کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ یا کسی نے دیکھ تو لیا کہ فلاں شخص کنوئیں میں گرنے لگا ہے لیکن اتنی ہمت نہیں کہ دوڑ کر اسے بچا سکے تو اس کے دیکھنے کا کیا فائدہ۔ سننا اور دیکھنا تبھی فائدہ پہنچا سکتا ہے جب دوسرے کی مدد کرنے کی طاقت بھی موجود ہو پس "نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے" والی دلیل "کفایت نہیں کرتا" کے ساتھ مل کر مکمل ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی کی تکلیف معلوم کرنے کے دو ہی ذرائع ہوتے ہیں۔ یا تو انسان سن کر پتہ لگاتا ہے یا دیکھ کر پتہ لگاتا ہے لیکن دیکھنا اور سننا کافی نہیں ہوتا۔ جب تک ایسی طاقت بھی موجود نہ ہو کہ دوسرے کی مدد کا ارادہ انسان پورا کر سکے۔ جب وہ ایسا کر لے تو اس کی دوستی کی زنجیر مکمل ہو جاتی ہے۔ مگر فرمایا یہ بت تو ایسے ہیں کہ نہ یہ تمہاری آواز سنتے ہیں۔ نہ تمہاری تکلیف کو دیکھتے ہیں۔ اور نہ یہ کسی ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں۔ پھر ان کی عبادت کرنا کتنی بڑی حماقت ہے

یہاں کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ وہ کیوں نہیں سنتے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ سنتے ہیں کیوں نہیں دیکھتے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ دیکھتے ہیں اگر یہ بت دیکھتے اور سنتے نہیں تو تمہارے خدا کے دیکھنے اور سننے کا کیا ثبوت ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے خدا کے سننے کا ثبوت یہ ہے کہ ہم اسے پکارتے ہیں تو وہ ہمیں جواب دیتا ہے۔ اور اس کے دیکھنے کا ثبوت یہ ہے کہ ہم مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ ہماری مدد کرتا ہے۔ پس اس کا ہماری مدد کرنا اور ضروریات کو پورا کرنا ثبوت ہے اس کے سمیع اور بصیر کا۔ لیکن بت چونکہ کوئی ضرورت پوری نہیں کرتے اور وہ کسی تکلیف کے موقعہ پر انسان کی مدد نہیں کرتے اس لئے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ سمیع اور بصیر نہیں رکھتے۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ ان کے کانوں تک بات پہنچے وہ اپنی آنکھوں سے کوئی نظارہ دیکھیں اور پھر مدد نہ کریں۔

فرماتا ہے:۔

ہر بستی جسکو ہم فنا کر چکے ہیں۔ اس پر اسوقت تک واپس لوٹنا حرام ہے۔ جب تک کہ یاجوج اور ماجوج کو آزاد نہ کر دیا جائے اور وہ ہر پہاڑ کی چوٹی اور سمندر کی ہر لہر پر سے پھلانگتے کودتے دنیا میں پھیل نہ جائیں۔ یعنی آخری زمانہ میں جبکہ یاجوج اور ماجوج یعنی روس اور مغربی ممالک کو دنیا میں پھیلنے کے لئے آزاد کر دیا جائے گا۔ اور وہ تمام دنیا پر پہاڑ کی ہر چوٹی اور سمندر کی ہر لہر سے کودتے پھاندتے ہوئے پھیل جائیں گے۔ یعنی ان قوموں کا غلبہ ہو جائیگا جیساکہ آج کل ہو رہا ہے تو اسکے بعد ان کی تباہی کے متعلق ہمارا وعدہ پورا ہو گا۔ کیونکہ پہاڑ کی چوٹیاں اور سمندر کی لہریں اونچی ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ دو قومیں جنکے لئے پہاڑوں اور سمندروں کی لہروں کے اوپر سے پھلانگتے اور کودتے ہوئے دنیا میں پھیل جانا مقدر تھا۔ ان کے متعلق ینسلون کا لفظ استعمال کیا گیا ہے آج کل کا زمانہ وہی ہے کہ ایک طرف روس آدھی دنیا پر قابض ہے (یہ عبارت آج سے سالہا سال پہلے کی ہے (ناقل)) اور دوسری طرف مغربی ممالک دوسرے حصہ دنیا پر قابض ہیں۔ اور دونوں اپنے اپنے اصول کو لوگوں میں راسخ کرنے کی فکر میں ہیں ایک فریق جمہوریت کو اسکے تمام عیوب سمیت دنیا میں ترقی دینے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسرا فریق قابلیت اور لیاقت کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ اور جمہوریت کی روح کو دبانا چاہتا ہے۔ یہ دو اصول اسوقت دنیا میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اصل تو اس بات کی جدوجہد میں مشغول ہے کہ افراد کی طاقت کو بڑھا کر دنیا میں غلبہ حاصل کیا جائے اور دوسرا اصل اس غرض کے لئے کوشاں ہے کہ اعلیٰ قابلیت کو راہنمائی کی باگ ڈور دیکر دنیا پر غلبہ حاصل کیا جائے۔ اور دونوں گروہوں نے دنیا پر کامل طور پر غلبہ حاصل کیا ہوا ہے۔ اور ساری دنیا ان دو گروہوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے۔ دینِ حق ان دونوں سے بالکل الگ ایک درمیانی راہ پیش کرتا ہے۔ وہ انفرادیت کو بھی نظر انداز نہیں کرتا اور وہ چیدہ افراد کی طاقتوں سے کام لینے کو بھی ناپسند نہیں کرتا۔ وہ یہ اجازت بھی نہیں دیتا کہ افراد کی حریت کو کچل دیا جائے۔ اور یہ بھی اجازت نہیں دیتا کہ چیدہ افراد کی قابلیت سے دنیا کو محروم کر دیا جائے۔ غرض دینِ حق کی تعلیم کا دائرہ اپنی وسعت کے ساتھ ان دونوں گروہوں پر حاوی ہے اور وہ دونوں کے درمیان ایک راستہ بناتا ہے۔ وہ ایک طرف تو یہ تسلیم کرتا ہے کہ سب انسانوں میں ذہنی مساوات نہیں۔ بعض دماغ زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ اور بعض کم۔ بعض زیادہ قربانیاں کر سکتے ہیں۔ اور بعض کم۔ بعض زیادہ سمجھ دار ہوتے ہیں اور بعض کم۔ پس قوم کو زیادہ سمجھ دار زیادہ عقلمند اور زیادہ فہیم و تدبر رکھنے والوں کی قابلیت سے محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر دوسری طرف وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ افراد کی مجموعی رائے بھی بڑی طاقت رکھتی ہے اور اسکو نظر انداز کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ اور اسے نظر انداز کرنا انسانی ترقی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مناسب ہے۔

بہر حال یہ دونوں اصول آج کل کلی طور پر دنیا کو تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ آدھی دنیا ایک طرف ہے اور آدھی دوسری طرف۔ یعنی آدھی دنیا مغربی ڈیموکریسی کی دلدادہ ہے اور آدھی دنیا ڈکٹیٹر شپ کی طرف مائل ہے مگر خدا تعالیٰ کا کلام بتاتا ہے کہ آخر دینِ حق کو فتح حاصل ہو گی اور مخالفِ دینِ حق طاقتیں توڑ دی جائیں گی۔ ان طاقتوں نے دنیا میں بہت دیر تک حکومت کر لی ہے۔ اب خدا کی غیرت بھڑک رہی ہے۔ (—) خدا کی بادشاہت پھر اس زمین پر لائی جائے گی۔ خدا کے وجود کے دشمن مٹائے جائیں گے۔ خواہ دنیا کی کتنی بڑی قومیں ان کی تائید میں کھڑی ہو جائیں اور یقیناً وہ دن دنیا کے لئے بڑا مبارک ہو گا۔ ہمارا خدا پھر اپنے تخت پر بٹھایا جائے گا۔

علمی مسائل صرف علماء ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ ہر خاص و عام کے لئے بھی ہیں۔ آپ ان کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کریں کہ وہ علمی مسائل کا مطالعہ باقاعدگی کے ساتھ کریں۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرتے رہیں۔ امید ہے کہ آپ اس بات کی طرف کماحقہ، توجہ دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے جماعت کے ایک گروہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے۔ میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب میں اس کرتے کو ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔......... تم معاہدے کا حق پورا کرو پھر دیکھو کس قدر ترقی کرتے ہو۔ اور کیسے کامیاب ہوتے ہو...... مجھے ضرورتاً کچھ کہنا پڑا ہے۔ اُس کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا۔ مجھے دوبارہ بیعت لینے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنے پہلے معاہدہ پر قائم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ نفاق میں مبتلا ہو جاؤ۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لو گے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو خدا تعالیٰ مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ پھر دیکھو دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔

توبہ کرو اور دعا کرو اور پھر دعا کرو۔ میں فروری گویا ۹ ماہ سے اس دکھ میں مبتلا ہوں۔ اب تم اس بڈھے کو تکلیف میں نہ ڈالو اس پر رحم کرو۔ اگر میں نے کسی کا مال کھایا تو میں دس گناہ دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ اگر میں نے کسی سے طمع کیا ہے تو میں لعنت کر کے کہوں گا کہ ایسا آدمی ضرور بول اُٹھے .... ایک اور غلطی ہے وہ طاعت در معروف کے سمجھنے میں ہے کہ جن کاموں کو ہم معروف نہیں سمجھتے اس میں اطاعت نہ کریں گے......

اسی طرح حضرت صاحب نے بھی شرائط بیعت طاعت در معروف لکھا ہے۔ اس میں ایک سر ہے۔ میں تم سے کسی پر ہرگز بدظن نہیں۔ میں نے اس لئے ان باتوں کو کھولا ہے تا تم میں سے کسی کو اندر ہی اندر دھوکا نہ لگ جائے۔ میں ایسے لوگوں کو جماعت سے الگ نہیں کرتا۔ کہ شائد وہ سمجھیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ پھر سمجھ جائیں۔ ایسا نہ ہو ان کی ٹھوکر کا باعث بنوں میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ آپس میں تباغض اور تحاسد کا رنگ چھوڑ دو کوئی امر امن یا خوف کا پیش آجاوے عوام کو نہ سناؤ ہاں جب کوئی امر طے ہو جاوے تو پھر بے شک اشاعت کرو۔

اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ باتیں تمہیں ماننی پڑیں گی۔ طوعاً و کرہاً اور آخر یہ کہنا پڑے گا۔ (کہ ہم اطاعت کرتے ہوئے آئے) جو کچھ میں کہتا ہوں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں راہ ہدایت پر قائم رکھے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)"

حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی اس تقریر کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا

"چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اس محل کے پاس ایک میدان ہے اور اس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سُرعت سے اینٹیں پاتھتے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کیسا مکان ہے۔ اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں۔ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی اینٹیں کی جائیں۔ اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے۔ اور وسیع کیا جائے۔ یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا۔ اس وقت دل میں خیال گذرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کام کر رہے ہیں چنانچہ میں نے سوچا کہ جو کوئی کسی کے کام میں اسے مدد دیتا ہے تو وہ اس کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے تو اگر ہم اس وقت ملائکہ کے کاموں میں مدد دیں گے جو خود اپنی ہی مدد ہے تو ضرور ہے کہ ملائکہ کا ہم سے خاص تعلق ہو جائے۔ اس تعلق کی وجہ سے خود ہمارے نفوس کی بھی اصلاح ہو اور ملائکہ ہمارے دلوں میں کثرت سے نیک تحریکیں شروع کر دیں۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں دو تحریکیں پیدا کیں کہ جن سے سلسلہ کی خدمت مد نظر ہے.......

دوسری تحریک جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے کہ ایک انجمن قائم کی جائے جس کے ممبران خصوصیت سے قرآن و حدیث اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعوت الی اللہ کی طرف توجہ رکھیں اور افراد جماعت میں صلح و آشتی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس کے ممبران اپنے دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیں.......

...... کام تو اللہ ہی نے کرنا ہے ہماری تو کوششیں ہی ہیں۔ اور یہی بات تو یہ ہے کہ کوشش کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ یہ مت سمجھو کہ ہم اس کام کے لائق نہیں اگر ہمت و استقلال ہو اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو پھر وہ خود ہی قرآن و حدیث کا علم سکھا دیتا ہے.......

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

۱۹۰۰ء میرے قلب کو (دینی) افکار کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے میں اسے پہن نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔

جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلے پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا ہے۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو اس وقت میں گیارہ سال کا تھا...... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے (—) بھیجے ہوئے کے مقدس ہونے کا تھا پہن لیا۔ تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا۔ دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اور میں اس میں خوب رویا۔ خوب رویا۔ خوب رویا۔ اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ گو اس نماز کے بعد کئی سال ابھی باقی تھے میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا، مگر میں جس سے یہ واقعہ گذرا کہتا ہوں مجھے معلوم نہیں میں کیوں رویا تھا، ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ اور وہ رونا کیسا بابرکت ہوا۔ اور وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی جب اس کا خیال کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے۔ پھر وہ کیا تھے میرا خیال ہے وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھیں وہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھیں۔ اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھیں۔

زندہ قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں۔ ہم نہ صرف زندہ قوم ہیں بلکہ زندہ تر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدیق اشرف علی ۔ جرمنی

ذکرِ الٰہی

ذکر الٰہی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یعنی اے لوگو اگر تم اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو یا تم زندگی میں فلاح و بہبود کے خواہش مند ہو تو اس کا ایک ہی رستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم خدا کو بہت یاد کیا کرو۔ ایسا ہی ایک اور جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اے لوگو تم خوف اور عجز کے ساتھ اور دھیمی آواز کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو صبح کے اوقات میں بھی اور شام کو بھی"۔ (۷:۲۰۶)

عقلمندوں کی نشانی بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

"عقلمند وہ لوگ ہیں جو کھڑے ہوئے بھی اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اور بیٹھے ہوئے بھی یہاں تک کہ آرام کرتے ہوئے بھی وہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے اور ان کا اللہ کو یاد کرنا محض رسماً نہیں ہوتا بلکہ وہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر تدبر کرتے رہتے ہیں اور اس غور و فکر کے نتیجہ میں اپنے دل اور زبان سے اس بات کا اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے کچھ بھی تو بے کار اور لغو پیدا نہیں کیا"۔

ذکر الٰہی کی فضیلت اور اہمیت اور اس کی برکات کے بارے میں ایک حدیث حضرت ابو الدرداءؓ سے یوں روایت ہے۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو سب سے بہتر اور پسندیدہ ہو اور خدا کی راہ میں سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بھی بہتر ہو کہ کوئی شخص جہاد کے لئے جائے اور دشمنوں کو قتل کرے اور خود شہید ہو جائے تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے تو آپؐ نے فرمایا "ذکر اللہ" یعنی وہ اللہ کا ذکر ہے"۔

ذکرِ الٰہی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے پانچ وقت کی نماز پڑھ لی یا انگلیوں کے پورے گن لئے یا تسبیح کے چند دانے کھٹکھٹا لئے اور پھر خدا کو بھلا بیٹھے بلکہ ذکرِ الٰہی سے مراد یہ ہے کہ ہم ہمیشہ خدا کو یاد کرتے رہیں۔ سوتے جاگتے اس کا ذکر کریں۔ اس کے احسانات کو یاد رکھیں۔ غم اور دکھ میں بھی ناشکری کے کلمات اپنی زبان پر نہ لائیں اور زندگی کا کوئی لمحہ ہم پر ایسا نہ آئے کہ جس میں ہم اس کو بھول جائیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالثؒ فرماتے ہیں

"جماعت کو کثرت سے خدا تعالیٰ کے ذکر میں، دل کے ذکر میں بھی اور زبان کے ذکر میں بھی مشغول ہونا چاہیئے"۔ (الفضل ۱۱ مئی ۱۹۷۷ء)

آپ پھر فرماتے ہیں۔

"دنیا کے جو کام آپ کر رہے ہیں کرتے رہیں لیکن کرتے ہوئے بھی آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ بڑی برکتیں آپ پر آپ کے گھروں پر، آپ کے خاندانوں پر آپ کے بچوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوں گی۔ اگر آپ اپنی یہ عادت بنا لیں۔ (الفضل ۱۵ جون ۱۹۸۰ء)

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ کے الفاظ میں یہ بات ہمیں سمجھائی ہے۔

یعنی تم اللہ کو یاد کرتے رہا کرو وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ تم اس کو پکارو وہ تمہیں جواب دے گا۔

ذکر الٰہی کی اہمیت کے بارے میں حدیث قدسی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے دنیا میں گھومتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے وہ جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ایک مرتبہ فرشتوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا کہ اس محفل میں ایک ایسا آدمی بھی بیٹھ گیا تھا جو راہ چلتے اس میں شامل ہوا تھا۔ تب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں یہ ایسے لوگ ہیں (یعنی ذکر الٰہی کرنے والے) کہ اس مجلس میں شامل ہونے والا بھی میری رحمت سے محروم نہیں ہو سکتا۔ اور میں اس کی بھی مغفرت کرتا ہوں۔

اب آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ذکر الٰہی کی کتنی اہمیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کتنے فوائد مقرر کر رکھے ہیں۔ اگر ہم کو خدا تعالیٰ سے محبت ہے اور اس سے ہم حقیقی تعلق رکھتے ہیں تو ہم کبھی بھی اس کو بھول نہیں سکتے۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس سے ہمیں حقیقی محبت ہو تو ہم اس کو ہمیشہ یاد کرتے ہیں اور اس کا بار بار ذکر کرنا پسند کرتے ہیں اور اس کی خوبیوں اور اداؤں کا ذکر کرنا ہمارے دل کو بھلا لگتا ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ تو کریں مگر اس کو بھول جائیں اور صرف نماز کے اوقات میں اللہ اللہ کریں پھر اس کو چھوڑ دیں جیسے اُس سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو انسان کی عبادت اور ان کے ذکر سے کیا فائدہ جب کہ اس کی ذات غنی اور حمید ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی تعریف اور ثناء سے مستغنی ہے اور اس کو اس بات کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کہ کوئی اس کی تعریف کرے یا نہ کرے یا کوئی اس کی بندگی بجا لائے یا نہ لائے۔

چنانچہ حدیث شریف میں روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کی ساری مخلوق خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید میں لگ جائے تو بھی اس کی سلطنت میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں ہو گا اور اس کے برعکس ساری دنیا خدا تعالیٰ کی ہستی کی منکر ہو جائے تو بھی اس کی حکومت میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر، اس کی تسبیح اور تحمید سے انسان خود اپنی ذات کے لئے فائدہ حاصل کرتا ہے۔ جب وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ خدا ایک ہے یا وہ رحمان اور رحیم ہے۔ یا وہ خدا تعالیٰ کی دوسری صفات کا ذکر کرتا ہے یا وہ خدا تعالیٰ کے احکامات بجا لاتا ہے۔ یا ان باتوں سے رکا رہتا ہے جن سے بچ رہنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ تو ان تمام صورتوں میں وہ اپنے لئے ہی رحمتوں کا دروازہ کھولتا ہے۔ نیز اپنے تئیں ہلاکتوں و نقصانوں سے بچاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص جس کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ سورج نکل آیا ہے اور باوجود اس علم کے اپنی گھر کی کھڑکیاں بند کر لے اور خیال کرے کہ ابھی دن نہیں نکلا اور اس طرح ان فوائد سے جو دن کی روشنی میں اس کو میسر آ سکتے تھے۔ اپنے آپ کو محروم کر لے۔ یا اس کی مثال اس بات سے دی جا سکتی ہے جس طرح انسان نے بجلی دریافت کی اور اس کے نتیجہ میں اس نے ان سے بے شمار فوائد بھی حاصل کئے۔ اب اگر کوئی شخص ان علموں کا انکار کرنا شروع کر دے تو اس سے یہ تو نہ ہو گا۔ بجلی اپنی قوۃ قہربائی سے محروم ہو جائے گی بلکہ ان قوتوں کا منکر خود کو بہت ساری نعمتوں سے محروم کر لے گا۔

یہی وہ راز ہے جس کی بنا پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہر گناہ بخش دیتا ہے سوائے شرک کے۔ تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ شرک سے خدا تعالیٰ کو کوئی نقصان ہے بلکہ اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ دنیا میں اس سے بڑی جہالت کا تصور ممکن نہیں کہ انسان شرک میں مبتلا ہو جائے اور مٹی اور پتھر سے بنائے ہوئے بتوں کو خدا قرار دینے لگ جائے یا کوئی انسان کے بیٹوں کو خدا سمجھ بیٹھے۔ کیا کوئی عالم آدمی ایسی نہایت جاہلانہ باتوں کو اپنی طرف منسوب کرنا پسند کرے گا ہرگز نہیں۔ پس توحید کا اقرار انسان کو با وقار بناتا ہے بلکہ جاہل سے عالم بنا دیتا ہے اور ایسے ہی خدا تعالیٰ کے ذکر کے ذریعہ انسان اپنی ذات کے لئے نئے نئے دینی و دنیاوی علوم کے دروازے کھولتا ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راز کو پہچان لیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی تمام فیضوں کا سرچشمہ ہے اور اس سے تعلق قائم کئے بغیر زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تحمید میں گزرتا تھا۔ آپؐ جاگتے تھے تو خدا تعالیٰ کی یاد کے ساتھ آپؐ سوتے تھے تو خدا کے ذکر کے ساتھ آپؐ کسی سے ملتے تھے تو اللہ تعالیٰ کی سلامتی کا پیغام لے کر آپؐ کوئی کام شروع کرتے تو خدا کا نام لیتے ہوئے۔ غرضیکہ آپؐ کا سارا دن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ گزرتا تھا یہاں تک کہ آپؐ سو رہے ہوتے تو بھی آپؐ کا دل خدا تعالیٰ کی یاد کے نغمے گا رہا ہوتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بھی یہی دستور تھا چنانچہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتی ہیں۔

"میرا پلنگ بستر (حضرت اقدس ناقل) کے پاس بہت قریب ہی ہوتا تھا اور اکثر میری آنکھ کھلتی دیکھتی کہ (حضرت اقدس۔ ناقل) کی آنکھیں بظاہر بند ہیں۔ مگر لبوں پر درود اور ذکر الٰہی جاری ہے۔ مجھے پہچان ہو گئی تھی، آپ کے لبوں کی حرکت پہچان لیتی اور ہلکی سی آواز بھی سن لیتی میں بچہ تھی بالکل چھوٹی جب بھی آپ نے مجھے کہا اور شاید کئی بار کہ جب آنکھ کھلے، کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو"۔ (الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء)

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون ۔سین

نئی دولتِ مشترکہ

آلما آٹا (قازقستان) میں گیارہ جمہوریاؤں نے ایک تاریخی اجلاس میں سرکاری طور پر یہ فیصلہ کیا کہ سوویت یونین کو ختم کر دیا جائے اور اسکی جگہ آزاد ریاستوں کی ایک دولت مشترکہ تشکیل دے دی جائے۔اگرچہ ان ریاستوں کے سربراہوں نے یہ فیصلہ موخر کر دیا کہ جوہری ہتھیاروں کا کیا کیا جائے اور اس بات پر بھی اتفاق رائے نہیں ہو سکا کہ میخائل گورباچوف جو اب تک سوویت یونین کے صدر تھے وہ آئندہ سیاست میں کیا کردار ادا کریں گے۔انہوں نے کہا کہ مسٹر گورباچوف کے متعلق آئندہ ہونے والے اجلاس میں گفت و شنید کی جائے گی۔ اگرچہ انہیں اس بات کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ سوویت یونین ختم ہو جانے سے سوویت یونین کی صدارت کا عہدہ بھی خود بخود ختم ہو گیا ہے۔جو پیغام مسٹر گورباچوف کو بھیجا گیا ہے۔اس میں واضح الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ سوویت یونین اب کسی رنگ میں بھی باقی نہیں ہے۔اور ان کے دستوری مثبت اقدام کی بھی تعریف کی گئی ہے۔اگرچہ ان دستوری مثبت اقدامات کا واضح طور پر ذکر نہیں کیا گیا۔جہاں تک سوویت فوجی دستوں کا تعلق ہے۔انہیں مزید کچھ وقت تک قائم رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے سوویت وزیر دفاع کو فی الحال اپنے عہدے پر بحال رکھا گیا ہے۔اور ان کے اس عہدے کی میعاد ۳۰؍دسمبر بتائی گئی ہے اس ماہ کے آخر سے کچھ وقت قبل یہ راہنما دوبارہ بعض باتوں کے لئے ایک سیشن منعقد کریں گے۔روس کے صدر بورس ییلسن نے روم سے واپسی پر بتایا کہ جہاں تک دولت مشترکہ کی فوجوں کا تعلق ہے ان کی کمان ایک ہی ہاتھ میں ہونی چاہئے اور کسی طرح بھی انہیں آپس میں تقسیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونے دینا چاہئے۔قازقستان نے اپنے جوہری اسلحہ کو کسی اور کے سپرد کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔اس اجلاس میں جہاں اس قدر اہم فیصلے کئے گئے مسٹر گورباچوف کو شرکت کی دعوت نہیں دی گئی۔

بی سی سی آئی

بی۔سی۔سی۔آئی۔کے صوبائی دیوالیہ کا انتظام کرنے والے ڈوکش راس نے بتایا ہے کہ بنک سے یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ اس پر امریکہ اور خاص طور پر نیویارک میں جو الزامات لگائے گئے ہیں ان کے سلسلے میں وہ اعترافِ جرم کر لیں۔ایسا کرنے سے بنک کے پاس خاصی رقم موجود ہو گی۔جو وہ دنیا بھر کے کھاتہ داروں اور قرض خواہوں کو ادا کر سکے گا۔جن الزامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔وہ زیادہ تر انتظامیہ پر اور وہ لوگ جو بنک کو پانچ جولائی سے پہلے چلانے کے ذمہ دار تھے ان کے متعلق ہیں۔

جیسا کہ احباب کو یاد ہو گا۔۵؍جولائی کو بنک بند کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔اس روز اسکی تمام کمپنیاں ایک آزاد عدالت کے ماتحت کر دی گئی تھیں۔

اب بی۔سی۔سی۔آئی کی طرف سے بہتر طریق پر قرض خواہوں اور کھاتہ داروں کو رقوم ادا کرنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا ہے کہ بنک کی طرف سے اعترافِ جرم کر لیا جائے۔ڈوکش راس نے کہا ہے کہ اسکی جو ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔کہ امریکہ میں بی۔سی۔سی۔آئی کے جتنے اثاثے ہیں جن میں ۵۵۰ ملین ڈالر کیش بھی شامل ہے اور اسی طرح سیکورٹی قرض بھی امریکہ کے سپرد کئے جائیں اور تمام رقوم جو اسکی اشیاء کو فروخت ہونے کے سلسلے میں حاصل کی جائیں گی وہ بھی فرسٹ امریکن بنک شیئرز اور انڈی پنڈنٹ بنک کو دی جائیں گی۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

ذکر الٰہی کے ساتھ نماز کا بھی ایک خاص تعلق ہے نماز ایک ایسا دربار ہے جس میں بندہ خدا کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور اپنی بندگی اور عبودیت کا اظہار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتا ہے اگر یوں کہا جائے کہ نماز ذکر الٰہی کا معراج ہے تو یہ غلط نہ ہو گا۔قرآن کریم نے بھی مختلف جگہوں پہ نماز کو ذکر قرار دیا ہے مگر نماز حقیقی ذکر اسی وقت بن سکتی ہے جب کہ خوب توجہ اور احتیاط سے ادا کی جائے ورنہ بے توجہگی سے ادا کی جانے والی نماز کے بارے میں قرآن کریم میں وعید موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یعنی ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔مگر افسوس کہ (لوگوں) نے نماز کو بھی ایک رسمی عبادت بنا کر رکھ دیا۔

نماز میں لذت پیدا کرنے کے لئے ہمارے پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے جو سلسلہ وار خطبات حال ہی میں جماعت کے سامنے پیش کئے ہیں اس میں ایک خطبہ میں آپ فرماتے ہیں۔

"پس یہ مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بہت وسیع ہے اور ایک خطبہ میں تو ناممکن ہے کہ اس کا پورا حق ادا کیا جا سکے۔میں نے کوشش کی ہے مختصراً آپ کو سمجھاؤں کہ عرفان سے نماز میں لذت پیدا ہوتی ہے اور اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔بات سمجھنے کے باوجود اچانک آپ کی نماز زندہ نہیں ہو سکتی ..... وقت لگتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ اے انسان تو خدا کی طرف محنت کر رہا ہے یعنی وہ انسان مخاطب ہے جو خدا کو پانے کے لئے محنت کرتا ہے ..... تجھے بہت محنت کرنی پڑے گی اور تو بہت محنت کر بھی رہا ہے۔ہم تجھے یقین دلاتے ہیں کہ تیری یہ محنت ضائع نہیں جائے گی۔.... تو ضرور اس رب کو پائے گا جس کی خاطر تو محنت اور جدوجہد کرتا ہے..... خدا سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محنتوں کی توفیق بھی عطا فرمائے اور محنتوں کو پھل بھی لگا دے یہاں تک کہ نماز آپ کے لئے لذتوں کا ذریعہ بن جائے اور بوریت اور اکتاہٹ کا باعث نہ رہے"

(خطبہ جمعہ ۲؍دسمبر ۱۹۹۰ء بمقام بیت فضل لندن)

جیسا کہ مضمون کے ابتداء میں بیان کیا تھا کہ ذکر الٰہی کا مضمون نہایت وسیع ہے اور اس کے بہت سارے پہلو ہیں کس کو بیان کیا جائے۔اور کس کو چھوڑا جائے تلاوت قرآن مجید بھی ذکر الٰہی ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہنا بھی ذکر الٰہی کے مضمون میں شامل ہے۔اب میں اس مضمون کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ایک ارشاد پر ختم کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں۔

"ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں اس معنی میں کہ ہمارے دل بھی ذکر کر رہے ہیں اور ہماری زبانوں پر بھی اس کا ذکر ہو۔اس معنی میں کہ ہمارا ذاتی تعلق اپنے رب کریم سے ہو۔اس معنی میں کہ ہم اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق اس کی صفات اور اس کے اسمائے حسنہ کا عرفان رکھنے والے ہوں ہمیں ان اسماء کی معرفت حاصل ہو۔ان کے مطابق ہم اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں۔وہ رنگ ہم اپنے اعمال پر چڑھانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے (محض انسانوں کے نہیں) سکھ اور چین کا انتظام کرنے والے ہوں۔

(الفضل ۱۱؍مئی ۱۹۷۷ء)

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی دسمبر ۱۹۹۱ء)

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب ابن مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ باجرہ عطیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد امین صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ۔مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۸؍نومبر ۹۱ء بعد از نماز مغرب بیت المبارک ربوہ میں ہوا۔خطبہ نکاح مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے دیا اور بعد اعلان نکاح دعا کروائی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: محترمہ امۃ الحئی صاحبہ زوجہ مکرم سارنگ خان صاحب دارالنصر تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب امیر ضلع نوشہرو فیروز سندھ کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ ایک مشکل کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔احباب سے درخواست ہے کہ ان کی پریشانی دور ہونے کیلئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرمہ نواب بیگم صاحبہ بیوہ حوالدار چوہدری نور احمد صاحب (شکار والے) دارالنصر غربی ربوہ بعمر ۶۶ سال ۲۶؍دسمبر ۹۱ء بروز جمعرات وفات پاگئیں۔نماز جنازہ بیت المہدی میں بعد نماز مغرب مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی بعد از تدفین محترم شاہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔موصوفہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔موصوفہ مکرم محمد ارشد طارق صاحب مکرم محمد افضل طاہر صاحب، احمد اسلم صاحب اور محمد اکرم صاحب کی والدہ تھیں۔

○ مکرمہ شمیم مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب ایم ایس سی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی ۱۷؍اور ۱۸؍دسمبر کی درمیانی شب رات ۲ بجے راولپنڈی میں انتقال فرماگئیں۔ان کی عمر تقریباً ۵۶ برس تھی۔موصوفہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۱۹؍دسمبر کو بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔موصوفہ

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیلجیئم

بلجیئم ایک وراثتی اور دستوری بادشاہت ہے۔ موجودہ بادشاہ کا نام کنگ باڈوا پن ہے۔ قانون سازی میں شاہ اور پارلیمنٹ دونوں کا حصہ ہوتا ہے۔ (پارلیمنٹ چیمبر اور سینیٹ پر مشتمل ہے) انتظامی معاملات شاہ اور اُسکے وزیروں کے ہاتھ میں ہیں۔ انصاف کے شعبہ میں عدالتوں کا سسٹم رائج ہے ملک میں ڈچ، فرنچ اور جرمن تینوں سرکاری زبانیں ہیں۔ اسی طرح ملک کے تین حصے ہیں۔ وہ حصہ جہاں ڈچ زبان بولی جاتی ہے۔ اس کا نام فلینڈرز ہے۔ یہ حصہ ملک کے شمال میں واقع ہے۔ فرنچ زبان بولنے والے علاقے کو ولونیا کہتے ہیں۔ اور وہ ملک کے جنوب میں واقع ہے برسلز کے علاقے میں دو زبانیں بولی جاتی ہیں وہ اضلاع جن میں جرمن زبان بولی جاتی ہے ملک کے مشرق میں ہیں اور یہ علاقہ ولون ریجن کا حصہ ہے۔ ڈچ، فرنچ اور جرمن زبانیں بولنے والے علاقے اپنے اپنے علاقوں میں اقتصادی سماجی اور انتظامی لحاظ سے کم و بیش خود مختار ہیں ان علاقوں کی حکومتوں کو انتظامیہ کہا جاتا ہے

ملک کا رقبہ ۳۰،۵۱۹ کلومیٹر ہے۔ آبادی ۹٫۹ ملین ہے۔ جبکی ریجن وار تقسیم اس طرح ہے فلینڈرز ۵٫۷ ملین، ولونیا ۳٫۱ ملین، برسلز ایک ملین، جرمن زبان بولنے والے علاقے کی آبادی ۰٫۰۷ ملین ہے۔ کل آبادی میں کام کے قابل آبادی کا شمار ۴٫۲ ملین ہے۔

شہری آبادی مندرجہ ذیل ہے۔ برسلز (دارالحکومت) تقریباً ایک ملین انٹورپ ۰٫۵ ملین گھنٹ ۰٫۲ ملین، چارلیرائے ۰٫۲ ملین۔ لیگ ۰٫۲ ملین، بروگے (بروگس) ۰٫۱ ملین، نامور ۰٫۱ ملین

گراس نیشنل پراڈکٹ (جی۔این۔پی) ۱۹۸۵ء میں بی۔الیف ۴،۸۷،۰۰۰ ملین ہے۔ جو کہ تقریباً ۷۹،۵۰۰ ملین امریکی ڈالر کے برابر تھی۔ ۱۹۸۵ء میں فی کس جی۔این۔پی۔ بی۔الیف ۴۸۶،۰۰۰ تھی۔ جی این پی کی تقسیم کچھ اسطرح ہے۔

زراعت ۴٫۸ فیصد، انڈسٹری ۴۲٫۱ فیصد تیسرا متفرق سیکٹر ۵۳٫۲ فیصد۔

غیر ملکی تجارت کے اعداد و شمار ۱۹۸۵ء میں

ایکسپورٹس بی الیف ۳،۱۶۳،۷۰۰ ملین۔ (تقریباً ۵۲،۷۰۰ ملین امریکن ڈالر) اور اسطرح سے دنیا میں دسواں سب سے زیادہ ایکسپورٹ کرنے والا ملک ہے

امپورٹس بی۔الیف ۳،۳۱۵،۵۰۰ ملین۔ (تقریباً ۵۵،۲۰۰ ملین امریکن ڈالر) اور اسطرح سے دنیا میں دسواں سب سے زیادہ امپورٹ کرنے والا ملک ہے۔

سڑکیں ۱۳،۹۶۵ کلومیٹر لمبی سڑکیں ملک میں موجود ہیں جن میں سے ۱،۴۵۸ کلومیٹر لمبی سڑکیں موٹر وے یا ہائی وے ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل یورپ کی بین موٹر وے یا ہائی وے ہیں۔

ای۔۱۷، ای۔۴۰، ای۔۱۹، ای۔۴۲

براعظم میں سب سے زیادہ گھنا ریلوے کا نیٹ ورک بلجیئم میں واقع ہے۔ سب سے پہلی ریلوے لائن ۱۸۳۵ء میں بنائی گئی۔ اور اس وقت ریلوے لائنوں کی کل لمبائی ۳،۶۶۷ کلومیٹر ہے۔

بندرگاہیں انٹورپ جو کہ دنیا کی چوتھی سب سے بڑی بندرگاہ ہے (۱۱۹٫۶ ملین گرٹ)۔ ذی برگ (۴۲٫۳ ملین گرٹ) گھنٹ (۲۲٫۷ ملین گرٹ)۔

ہوائی رابطے برسلز کی نیشنل ایئرپورٹ زاونٹم ہے۔ یہاں بلجیئم کی ملکی ایئرلائن سبینا کے علاوہ ۶۳ غیر ملکی ہوائی کمپنیوں کی پروازیں بھی آتی ہیں۔

تمام دنیا کے مختلف شعبوں میں بلجیئم کا حصہ

دنیا کی آبادی کا	۰٫۲۱ فی صد
دنیا کی امپورٹس کا	۲٫۸ فیصد
ای۔ای۔سی کی آبادی کا	۳٫۶۱ فیصد
ای۔ای۔سی کی امپورٹس کا	۸٫۵ فیصد
ای۔ای۔سی ایکسپورٹس کا	۸٫۴ فیصد

۱۹۲۳ء میں بلجیئم اور گرینڈ ڈچی آف لکسمبرگ نے مل کر بلجو لکسمبرگ اقتصادی یونین بنائی (بی۔ایل۔ای۔یو)

ڈویلپمنٹ ایڈ بلجیئم چونکہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے آپس کے تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا بہت بڑا داعی ہے۔ اسلئے وہ ترقی پذیر ممالک سے ساتھ تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا بہت بڑا داعی ہے۔ اسلئے وہ ترقی پذیر ممالک کے ساتھ تعاون پر ہمیشہ آمادہ رہتا ہے۔ اور اس سلسلے میں، ۳۹۷ ملین امریکن ڈالروں کے برابر رقم سالانہ ڈویلپمنٹ ایڈ میں خرچ کرتا ہے۔ اور یہ رقم اسکی سالانہ قومی نیشنل پراڈکٹ کا ۰٫۵۶ فی صد بنتی ہے۔

اکثر ہمہ جہتی سرگرمیاں ای۔ای۔سی (یورپی برادری) کے منصوبوں کے فریم ورک کے تحت کی جاتی ہیں۔ جو کہ یا تو انٹرنیشنل بنک برائے ری کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام (UNDP) اور افریقن ایشین اور انٹرا امریکی ڈویلپمنٹ بنک جیسی بین المملکتی تنظیموں میں حصہ لینے کے ذریعے یا ان میں سرمایہ لگا کر کیا جاتا ہے مختلف قسم کی ان سرگرمیوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ بلجیئم نے اب تک ۶۷ ملکوں میں ترقیاتی منصوبوں پر کام کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ۲۳ ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ تعاون کے معاہدے کئے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۸۴ میں محمد محسن تبسم ولد سید محمد ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد محسن تبسم گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ فقیر محمد ولد قاسم دین محلہ کشمیریاں گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر احمد ولد محمد شریف 15/12 دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۵ میں نسیم احمد شاہد ولد محمد صالح قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نسیم احمد شاہد منڈیالہ وڑائچ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یسین ربانی مربی سلسلہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اقبال انجم معتمد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۸۲۸۶ میں نورالاسلام ولد مکرم عبدالسلام صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ حال منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات

باقی صٓ پر

بقیہ: صٓ سے آگے

لجنہ راولپنڈی کی قیادت نو کی نگران تھیں۔ اس سے قبل لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی صدر رہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

احباب ان کے بلندئ درجات کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کاشتکاروں کے لئے متعدد مراعات دینے کا اعلان کیا ہے۔ کپاس کی برآمدی ڈیوٹی میں ۴۰ فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ زرعی ترقیاتی بنک کو کاشتکاروں کو قرضے دینے کے لئے ۳ ارب روپے کے اضافی وسائل دیئے جائیں گے۔ ۱۹۸۵ء سے پہلے دیئے گئے قرضوں پر سود مرکب وصول نہیں کیا جائے گا۔ بارہ ایکڑ ملکیت والے کسانوں کے قرضے بروقت وصول ہو جانے پر جرمانے کی تمام رقم معاف کر دی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا مسئلہ قومی اتفاق رائے سے حل کر لیا جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر اپنا اعتماد کھو چکے ہیں۔ ان سے کسی بھی صورت میں رابطہ یا مذاکرات نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سندھ میں پنجاب سے زیادہ دھاندلی ہوگی۔ ہم اسمبلیوں سے استعفے نہیں دیں گے۔

○ مسیحی رکن قومی اسمبلی مسٹر جے سالک نے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں پر صلیب کی بے حرمتی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ان پر تشدد کرنے والے سپاہیوں اور مجسٹریٹ کو نقد تحائف اور پھول بھیجوں گا انہوں نے سپاہیوں کو ایک ہزار روپے اور مجسٹریٹ اور تھانیداروں کو پانچ ہزار روپے نقد نذرانہ بھجوانے کا اعلان کیا۔

○ چین پاکستان کو ایٹمی پلانٹ دے گا۔ اس سلسلہ میں سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ یہ پلانٹ ایٹمی توانائی کے عالمی ادارے کے تحفظات کے تحت کام کرے گا۔

○ ملک میں بے روزگار افراد کی تعداد ۸۰ لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔

○ ملک میں پچھلے سال سٹاک مارکیٹ میں حصص کی خرید و فروخت کے ۴۴ سالہ ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ سٹاک مارکیٹ کا بزنس ۳۰۔ ارب روپے سے ۲۶۴ ارب روپے تک پہنچنے کے بعد پچھلے تین ماہ میں غیر متوقع طور پر دو سو ارب روپے تک پہنچ گیا۔ جس پر تمام ملکی و غیر ملکی اقتصادی ماہرین دنگ رہ گئے ہیں۔

○ ملاوٹ کے خلاف مہم دوبارہ شروع کر دی گئی ہے۔ چھاپہ مار پارٹیاں ترتیب دے دی گئی ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کے چھٹے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے آج اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔ ان کا تعلق مصر سے ہے مذہباً وہ عیسائی ہیں۔ وہ پہلے افریقی ہیں۔ جو اس عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ سابق سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے آئندہ پانچ سال کی مدت کے لئے انتخاب میں حصہ نہ لینے کا اعلان کیا تھا۔

○ فرانس نے آزاد ملکوں کی دولت مشترکہ (سابق روس) کی آزاد ریاستوں کو تسلیم کر لیا ہے۔

○ جنوبی اور شمالی کوریا نے جزیرہ نما کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک رکھنے کے سمجھوتے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ معاہدہ آٹھ گھنٹے کی طویل بات چیت کے بعد طے پایا۔

○ یوکرین میں جلد ہی خریداری کے لئے کوپن کا نظام جاری کیا جائے گا۔ اس کی وجہ ہمسایہ روس میں قیمتوں میں شدید اضافے کے پیش نظر افراط زر کا خدشہ ہے۔ یوکرین نے دھمکی دی ہے کہ اگر رشین فیڈریشن نے زیادہ مقدار میں نوٹ چھاپے تو ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ اپنی علیحدہ کرنسی جاری کر دے۔

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۴ جنوری ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہٰذا اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر)

بقیہ صفحہ ۷ سے آگے

پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نور الاسلام ساکن احمد نگر نزد ربوہ حال منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یٰسین ربانی مربی سلسلہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اقبال انجم معتمد ضلع گوجرانوالہ

جوب مفید اطہراء // ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

چھوٹی شیشی: ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی: ۴۸ روپے

فون: ۶۳۴

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWITH COURSE	۳۰/-
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۵۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیور ٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل امپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیور ٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۶۰۶، ۷۷۱